کسی کو کچھ نہیں ملتا تیری عطا کے بغیر
خدا بھی کچھ نہیں دیتا تیری رضا کے بغیر

وسیلہ کی شرعی حیثیت

قرآن و حدیث کی روشنی میں

تحریر و ترتیب

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

معاونین

حافظ محمد قمر الزمان

حافظ محمد ضیاء الزمان

ناشر بزم عشاق

[illegible]

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم اما بعد
فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن
الرحیم یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ
الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون۔
صدق اللہ العظیم۔

محبت سے درودوسلام !

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

محترم ومعزز سامعین کرام! اللہ قادر کریم کی توفیق وعطا سے محبوبِ دوجہاں ﷺ کی نظرِ عنایت سے ہمارا عنوانِ تکلم ہے "وسیلہ" قرآن وحدیث بیان کرنے سے پہلے میں بطورِ تمہید ایک دومثالیں عرض کرنا چاہتا ہوں تا کہ بات سمجھنے سمجھانے میں آسانی ہو۔

سامعین محترم! توجہ فرمائیں عالم کی دوقسمیں ہیں۔ایک عالمِ اَمر اور ایک عالمِ خلق۔ویسے مختلف جہتوں،مختلف حیثیتوں سے عالم کی تو بے شمار اقسام ہیں مگر جس جہت سے میں بات عرض کررہا ہوں۔اس جہت سے عالم کی صرف دو اقسام ہیں عالمِ امر اور عالمِ خلق۔علماء کرام جانتے اور سمجھ رہے ہیں عالمِ امر اسے کہتے ہیں کہ اللہ کریم کن فرمائے اور چیز ہو جائے۔نہ سبب نہ ذریعہ نہ وسیلہ بلکہ رب کریم نے کُن فرمایا اور چیز ہوگئی اس چیز کا وجود محتاج وسائل نہیں۔

عالمِ امر میں جو کچھ ہوا اُس کا خالق بھی اللہ کریم ہے اور عالمِ خلق میں جو کچھ ہوا یا ہوگا اس کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہے مگر فرق اتنا ہے کہ وہاں کُن فرما کر پیدا کیا اور یہاں اسباب سے لگا دیا۔

دوستو! کیا سیدنا آدم علیہ السلام کا جسد مبارک کُن کہہ کر نہیں بن سکتا تھا

اللہ کریم حکم فرماتا کُن ہو جا مجسمہ تیار ہو جاتا مگر ایسا نہیں کیا۔

عناصرِ اربعہ کی ترکیب جاری ہے حضرت آدم علیہ السلام کا جسد اقدس تیار ہو رہا ہے مٹی لاؤ آگ لاؤ پانی ہوا فرشتو اسے گوندھو اور گوندھ کر مجسمہ تیار کرو اتنی ضرورت اللہ قادر و کریم کے لئے نہیں تھی۔قادرِ مطلق مجسمہ سیدنا آدم علیہ السلام کو فرماتا کُن ہو جا، ہو جاتا مگر نہیں۔روحِ آدم علیہ السلام عالمِ امر کی ہے اور جسد آدم علیہ السلام عالمِ خلق کا ہے۔اور دونوں کی تخلیق سے الگ الگ سنتِ الٰہیہ متعلق ہے۔ہمیں عالمِ اسباب میں رکھا گیا۔عالمِ وسائل میں رکھا گیا ہے،کوئی چیز ایسی ہے جو بغیر وسیلے کے یہاں مل سکتی ہے؟ دینے والا اللہ کریم ہے رازق، خالق، مالک اللہ کریم ہی ہے رزق دینے والا اللہ کریم ہی ہے مگر کوئی لقمہ بغیر کسی وسیلے کے منہ میں آ سکتا ہے ؟

انسان سوچتا ہے تو دماغ کے ذریعے سے سوچتا ہے۔بولتا ہے تو زبان کے ذریعے سے بولتا ہے، سنتا ہے تو کان کے ذریعے سے سنتا ہے، چلتا ہے تو پاؤں کے ذریعے سے چلتا ہے۔کام کرتا ہے تو ہاتھ کے ذریعے سے یہاں عالمِ وجود میں آیا تو والدین کے ذریعے سے حال یہ ہے کہ یہ سارے ذرائع و وسائل خدا نہیں ہیں غیر خدا ہیں لیکن ان ذرائع و وسائل میں سے اگر کسی سے لاپرواہی برتے تو معاملہ الٹ ہو جائے۔

محترم سامعین کرام! کائنات میں جملہ امور اس کی تدبیر و ارادے کے مطابق پایہء تکمیل تک پہنچتے ہیں اسے کسی مشیر یا مددگار کی قطعاً ضرورت و احتیاج نہیں اللہ کریم فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ہے۔اللہ کریم نے اپنی مشیت و حکمت سے عالمِ دنیا کو عالمِ اسباب بنایا یہی وجہ ہے کہ کائنات میں ہر چھوٹا بڑا کام اسباب و ذرائع اور وسائل کے تحت ظہور پذیر ہے یہ سنت الٰہیہ ہے۔

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلاً۔

اللہ کریم بے شک قادر ہے دنیا کو سورج چاند اور ستارں کے بغیر روشن فرمائے مگر اس کے باوجود سورج چاند اور ستاروں کے بغیر جہاں کو روشنی نہیں پہنچاتا اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت ہے کہ بغیر بادلوں کے بارش برسائے بادلوں کو ہوا کے بغیر چلائے،

بغیر پانی کے فصلوں کو اُگائے، حیوانات اور انسانوں کے لئے غذائیں زمین سے پیدا فرمانے کے بجائے آسمان سے نازل فرمائے حتیٰ کہ اگر وہ چاہے تو نباتات، ہوا، پانی اور روشنی کی مدد کے بغیر اُگیں اور پرورش پا کر تیار ہوں اور تمام جاندار بغیر کھانے پینے سانس لینے اور دیگر ضروریاتِ زندگی کے بغیر زندہ اور سلامت رہیں اور اگر وہ چاہے تو نباتات بغیر بیج کے اُگیں اور بچے والدین کی مخالطت اور امتزاج نطفہ کے بغیر پیدا ہوں مگر آپ سب جانتے ہیں کہ بادلوں کے بغیر بارش نہیں برستی، ہوا کے بغیر بادل نہیں چلتے، ہوا پانی روشنی اور حرارت وغیرہ کے بغیر نباتات نہیں اُگتیں اور نہ ہی پرورش پاتی ہیں، حیوانات اور انسانوں کے لئے مختلف انواع واقسام کی غذائیں زمین سے حاصل ہونے کی بجائے آسمان سے نہیں آتیں حیوانات وانسان ضروریاتِ زندگی کے بغیر زندہ اور صحیح وسلامت نہیں رہ سکتے۔ نہ نباتات بغیر بیج کے اُگتے ہیں اور نہ ہی بچے والدین کی مخالطت وامتزاج نطفہ کے بغیر پیدا ہوتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے مالک، خالق امر اور مدبر الامور حقیقی ہونے کے باوجود ملائکہ کو تدبیر امور کی خدمات تفویض فرما رکھی ہیں، چنانچہ قرآن کریم اور حدیث پاک سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل اور حضرت عزرائیل علیہم السلام کو حسب مناسب ومراتب انبیاء کرام علیہم السلام پر وحی لانے، جنگوں اور لڑائیوں میں فتح و شکست، ہوا کے چلانے، بارش برسانے، کھیتیاں اور دیگر نباتات اُگانے، رزق پہچانے حیوانات اور انسانوں کے ابدان میں روح ڈالنے، قبض ارواح ہر جاندار کی عمر اور رزق کا اندازہ مقرر کرنے، وباؤں، بیماریوں اور آفات وحوادث وغیرہ امور کی تدبیر پر مامور وموکل فرمایا ہوا ہے پھر ان چاروں سرداران ملائکہ میں سے ہر ایک کے ماتحت ملائکہ کے لشکر مقرر فرما دیئے ہیں جو اپنے اپنے محکمہ کے سردار فرشتوں کے احکامات کے تحت خدمات تدبیر ونفاذ سرانجام دیتے ہیں۔

﴿تفصیل ہماری کتاب نظام کائنات میں فرشتوں کا رول میں ملاحظہ فرمائیں﴾

نیز قرآن مجید کی تفاسیر سے ثابت ہے کہ باذن اللہ تعالیٰ انبیاء ورسل علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ بھی مدبرات الامور میں شامل ہیں۔

سامعین محترم! اگر اللہ کریم چاہتا تو جبرائیل امین کے واسطہ کے بغیر انبیاء ورسل علیہم السلام پر براہِ راست وحی نازل فرمادیا کرتا یا پھر بغیر کسی واسطہ اور وسیلہ کے زبور، تورات، انجیل اور قرآن کریم لکھے لکھائے مجموعات کی صورت میں لوگوں تک پہنچا دیتا مگر ظاہر ہے کہ بغیر وسائط اور وسائل کے کچھ بھی وقوع پذیر نہیں ہوا۔ مزید مقام غور ہے کہ اگر اللہ قادر وکریم کو منظور ہوتا کہ اس کی جملہ مخلوقات صراطِ مستقیم پر چلے تو کوئی امر مانع نہ تھا مگر اس کے باوجود اللہ کریم نے مخلوق کی ہدایت ورہنمائی کے لئے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کو حسب ضرورت وموقعہ دنیا میں مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے توحید ونبوت ورسالت کی تبلیغ اور رہنمائی کی خاطر منکرین ومعاندین کے ہاتھوں انتہائی تکالیف ومصائب برداشت کیے۔

سامعین محترم! سب سے بڑھ کر یہ بات کہ اللہ قادر وکریم نے یہ کائنات بغیر وسیلہ کے پیدا نہ فرمائی بلکہ مقصودِ کائنات، باعثِ کون ومکاں محبوبِ دوجہاں ﷺ کے وسیلہ سے دنیا کی پیدائش ہوئی اور اس پر ارشادِ ربانی ہے!

لولاك لما خلقت الا فلاك، لولاك لما خلقت الدنیا، لولاك لما اظهرت الربوبیه ﴿احادیث قدسیہ﴾ دال اور شاہد ہیں یعنی اے میرے محبوب ﷺ اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو دنیا کو پیدا نہ فرماتا اگر آپ کی جلوہ گری مجھے منظور نہ ہوتی تو میں اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ فرماتا۔

سامعین محترم! اللہ قادر وکریم نے اپنی حکمت ومشیت سے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا، حدیث پاک میں ہے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں!

قلت یارسول اللّٰه بابی انت و امی اخبرنی عن اول شی ء خلقه اللّٰه تعالیٰ قبل الاشیاء۔

فرماتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ارشاد فرمایئے۔ اللہ قادر وکریم نے سب سے پہلے کیا چیز بنائی ہے؟

محبوب کریم ﷺ نے فرمایا!

یا جابر ان اللّٰہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہٖ ......الخ

اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے شک اللہ کریم نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور میں سے پیدا فرمایا وہ نور قدرتِ الٰہی سے جہاں اللہ کریم نے چاہا سیر کرتا رہا اس وقت نہ لوح وقلم، جنت ودوزخ، فرشتے آسمان زمین، سورج چاند، جن وانس کچھ بھی نہ تھا پھر جب اللہ کریم نے مخلوقات کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کیے پہلے حصے سے قلم دوسرے سے لوح تیسرے سے عرش بنایا پھر چوتھے کے چار حصے کئے پہلے حصے سے فرشتگان، حاملین عرش دوسرے سے کرسی، تیسرے سے باقی ملائکہ پیدا فرمائے پھر چوتھے کے چار حصے کئے پہلے حصے سے آسمان، دوسرے سے زمینیں، تیسرے حصے سے جنت ودوزخ۔ الیٰ آخرالحدیث۔

سامعین محترم! اس حدیث پاک سے واضح ہوا کہ کائنات کی ہر چیز محبوب کریم ﷺ کے نور پاک سے آپ ﷺ کے وسیلے سے معرضِ وجود میں آئی اللہ قادر وکریم نے اپنی معرفت کے لئے محبوب کریم ﷺ کی معرفت کو وسیلہ قرار دے کر محبوب کریم ﷺ کی معرفت کی خاطر تمام مخلوقات کو پیدا فرمایا اور محبوب کریم ﷺ کی معرفت کو اپنی معرفت قرار دیا۔

حدیث قدسی ہے اللہ کریم نے ارشاد فرمایا!

کنت کنزاً مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق وفی روایۃ فخلقت نور محمد ﷺ

میں ایک مخفی خزانہ تھا مجھے محبت ہوئی کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے نورِ محمد ﷺ کو پیدا فرمایا۔ محبوبِ کریم ﷺ نے فرمایا!

من رائی فقد رائی الحق۔

جس نے مجھے دیکھا اُس نے حق کو دیکھا۔ اللہ کریم نے محبوبِ کریم ﷺ کو اپنا خلیفہ اعظم بنا کر خالق ومخلوق کے درمیان رابطہ بنایا اور وسیلہ ٹھہرایا، محبوب کریم

ﷺ اللہ کے احکامات وعطیات مخلوق کو پہنچاتے اور تقسیم فرماتے ہیں رحمت دو جہاں ﷺ ہمارے رسول ہیں ہماری گذارشات اور حاجات و مشکلات کی دعائیں اور فریادیں اللہ کریم کی بارگاہ میں پیش فرماتے ہیں اور اللہ کریم ہماری دعاؤں کو آپ ﷺ کے صدقہ سے قبول فرماتا ہے اور ہماری حاجات کو رحمت دو جہاں ﷺ کے وسیلہ سے پورا فرماتا ہے اللہ کریم کی نعمتیں رحمتیں اور عنایات ۔ رحمت کائنات ﷺ کے ہاتھوں آپ کے وسیلہ سے پیدائشِ مخلوقات سے لے کر آج تک تمام مخلوق کو پہنچتی رہی ہیں، پہنچ رہی ہیں اور ہمیشہ پہنچتی رہیں گی۔

قل نمد هولاء وهولاءِ من عطاء ربك وما كان
عطا ربك محظورًا ﴿قرآن کریم﴾

حاکمِ کائنات ﷺ کا ارشادِ پاک ہے !

انما انا قاسم وخازن والله يعطي۔ ﴿بخاری﴾

میں اللہ کریم کے خزانوں کا خزانچی ہوں ۔ اللہ کریم مجھے عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

سامعین محترم ! اس حدیث پاک سے واضح ہوتا ہے کہ دین و دنیا کی تمام نعمتیں دیتا اللہ کریم ہی ہے، تقسیم رحمت دو جہاں ﷺ فرماتے ہیں معلوم ہوا جسے جو ملتا ہے محبوب کریم ﷺ کے دستِ کرم اور آپ ﷺ کے وسیلہ سے ہی ملتا ہے۔

؎ کسی کو کچھ نہیں ملتا تیری عطا کے بغیر
خدا بھی کچھ نہیں دیتا تیری رضا کے بغیر
اوروں کو جو ملا ہے تو مقدر سے ملا ہے
ہمیں تو مقدر بھی یارسول اللہ آپ کے در سے ملا ہے

﴿اِس موضوع پر ہماری چار کتابیں ہیں ۔ جب بھی مانگو وسیلہ سے انہی کے مانگو، وسیلتنا فی الدارین، وسیلہ محبوب ﷺ اور کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے، تفصیل ان میں ملاحظہ فرمائیں﴾

سامعین محترم ! ساری کائنات محبوبِ کریم ﷺ سے اور آپ کے نور سے

وجود میں آئی جملہ انبیاء کرام، رسل عظام کو نبوت و رسالت ملی تو آپ ﷺ کے وسیلہ سے، جملہ انبیاء کرام کو علوم و کمالات اور معجزات ملے تو رحمت دو جہاں ﷺ کے فیضان اور وسیلہ سے ملے۔

اولیاء کرام کو ولایت، علوم و معارف اور کمالات و کرامات آپ ﷺ ہی کے فیضان اور وسیلہ سے ملتے ہیں۔ مختصر یہ کہ دین و دنیا کی جو نعمت ہے ہر کسی کو مالک کائنات ﷺ کے ہی وسیلہ اور آپ ہی کی وساطت سے حاصل ہوتی ہے۔

لا و رب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ ﷺ کی
وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ ﷺ کی

محترم سامعین کرام ! قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا !

یاایھا الذین امنو اتقواللّٰہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہٖ لعلکم تفلحون۔

اے ایمان والو ! اللہ سے ڈرتے رہو اور رب کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اعمال کے علاوہ اللہ کریم کے پیارے بندوں کا وسیلہ ڈھونڈنا ضروری ہے کیونکہ اعمال تو اتقو اللّٰہ میں آگئے اور اس کے بعد وسیلہ کا حکم فرمایا تو معلوم ہوا کہ یہ وسیلہ اعمال کے علاوہ کوئی اور چیز ہے۔

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح فرمائی ہے کہ اس آیت میں وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہے،

☆ وہابیت کے بانی مولوی اسماعیل دیوبندی کو بھی لکھنا پڑا یعنی سالکانِ راہِ حقیقت نے اس آیت میں وسیلہ سے مراد وسیلہء مرشد لیا ہے پس حقیقی کامیابی و کامرانی حاصل کرنے کے لئے مجاہدہ اور ریاضت سے پہلے تلاشِ مرشد از بس ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے سالکانِ راہِ حقیقت کے لئے یہی قاعدہ مقرر فرمایا ہے اس لئے مرشد کی

رہنمائی کے بغیر اس کا ملنا شاذ و نادر ہے ﴿صراطِ مستقیم ص ۹۶﴾

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلامِ شمس و تبریزی نہ شد

☆ انبیاء و اولیاء کا وجود بھی وسیلہ ہے کیونکہ جب وہ اعمال جن کی مقبولیت کے بارے میں شک ہوتا ہے وہ وسیلہ بن سکتے ہیں تو وہ نفوسِ قدسیہ جن کی مقبولیت کے بارے میں کوئی شک وشبہ نہیں وہ وسیلہ کیوں نہیں بن سکتے ؟ اور اگر فقط اعمالِ صالحہ ہی نجات کے لئے کافی وسیلہ ہوتے تو پھر یہ وسیلہ تو شیطان لعین کو بھی حاصل ہے اور اگر اعمالِ صالحہ وسیلہ بن سکتے ہیں تو وہ ذاتِ مقدس جس نے ہمیں ان اعمال سے روشناس کروایا وہ کیوں نہیں وسیلہ بن سکتی ؟

سامعین محترم ! بے شک اعمالِ صالحہ بھی وسیلہ بنیں گے لیکن محبوبِ کریم ﷺ کی دعا و شفاعت بھی قضائے حاجات کیلئے یقیناً نافع اور بہترین وسیلہ ہے۔

سامعین محترم ! قرآن کریم کے آیت مبارکہ کے الفاظ پر غور فرمائیں۔

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو۔

دوستو ! معلوم ہوا خطاب ہے ایمان والوں سے اب وسیلے سے مراد ایمان نہیں ہوسکتا اس لئے کہ اگر وسیلہ سے مراد ایمان ہوتا تو پھر اسے تلاش کرنے کا حکم ایمان والوں کو نہ دیا جاتا بلکہ اس صورت میں خطاب ان سے ہوتا جو ایمان سے خالی ہیں۔ اس لئے کہ جو ایمان لا چکا ہے اب وہ ایمان کیا تلاش کرے۔ الغرض اس آیت مبارکہ میں وسیلے سے مراد ایمان نہیں ہوسکتا۔

اتقوا اللہ اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرنے کا مطلب یہ ہے کہ ؟ ہر وقت کانپتے رہو، لرزتے رہو نہیں بلکہ اللہ سے ڈرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی نافرمانی مت کرو اور اس کے احکام کی اطاعت کرو، یہی تقویٰ ہے۔

اتقوا اللہ تقویٰ میں سارے اعمال صالحہ آگئے۔ امنوا میں ایمان آگیا۔ اور جاھدوا فی سبیلہ میں جہاد آگیا اس طرح جہاد کا ذکر بھی الگ کر دیا گیا۔ وسیلے سے مراد ایمان نہیں ہے جانِ ایمان ہے یعنی ایمان دینے والا وسیلے سے مراد اعمالِ

صالحہ نہیں بلکہ اعمالِ صالحہ کی تعلیم دینے والا، اعمالِ صالحہ سکھانے والا، وسیلے سے مراد جہاد نہیں جہاد کا ڈھنگ بتانے والا۔

دوستو! وابتغوا الیہ الوسیلۃ کا معنیٰ یہ ہوگا کہ ایمان والو، تقویٰ والو تم ایمان لائے بہت اچھا کیا تقویٰ کی زندگی اختیار کی بہت بہتر کیا تم نے جہاد کیا اچھا کیا سب کچھ کر کے میرے محبوب ﷺ کو وسیلہ بھی بناؤ تاکہ بارگاہِ قرب تک بھی پہنچ سکو۔

سامعین محترم! محبوب کریم ﷺ کو وسیلہ بنایا گیا اور محبوب کریم ﷺ سے توسل کیا گیا۔ محبوب کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی ہماری نگاہوں میں آنے کی زندگی، دوسری جب ہمارے پاس تشریف لے آئے اس وقت کی زندگی، تیسری جب ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے اس وقت کی زندگی۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

سامعین محترم! ہر ہر زمانے میں محبوبِ کریم ﷺ کو وسیلہ بنایا گیا توجہ فرمائیں۔ ابھی محبوبِ کریم ﷺ کا ظہور بھی نہیں ہوا ہے پہلے کا حال سماعت فرمائیں سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام سے ایک بھول ہو گئی اس بھول کو شریعت کی زبان میں زلت کہا گیا ہے اِس زلت کو ضلالت نہ سمجھنا اس کو گمراہی نہ سمجھ لینا۔ زلت سمجھتے ہیں کس کو کہتے ہیں ؟ بلا ارادہ، بلا قصد اگر کوئی بھول ہو جائے تو وہ ہے زلت جس کو کہتے ہیں پھسل جانا۔ کیا مطلب؟ آپ دریا کے کنارے چل رہے تھے، ٹہلنے کے لئے پھسل کر دریا میں چلے گئے بلا قصد و ارادہ یہ عمل ہوا اسے زلت کہیں گے اور یہاں سیدنا آدم علیہ السلام تو خود بھی نہیں پھسلے۔ فازلهما الشيطان ﴿قرآن کریم﴾

شیطان نے پھسلا دیا۔ اس بات کو اس طرح سمجھیں راستہ تو اچھا تھا، صاف تھا کسی بد طینت نے اسے چکنا بنا دیا کہ یہاں فلاں روزانہ گزرتے ہیں آج گزریں تو پھسل جائیں۔ ہوا بھی ایسا ہی وہ صاحب یہاں سے گزرے تو پھسل گئے اب کیا کہیں گے۔ پھسلے تو وہ صاحب ہیں لیکن اسے بد طینت نے پھسلا دیا ہے۔ یعنی جس نے راستہ کو چکنا بنا دیا جس نے پھسلنے کے اسباب پیدا کر دیئے۔ بہر حال حضرت آدم علیہ

السلام نے شرم وندامت کے مارے آسمان کی طرف نظر اُٹھانا چھوڑ دیا۔

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام بڑے مقام ومرتبہ والے ہیں۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی طرف جس زلت کا انتساب کیا گیا ہے وہ ان کے مقام اوران کی منزل کے اعتبار سے ہے۔ بہرکیف انہوں نے دعا کی دعا میں محبوب کریم ﷺ کا واسطہ دیا اور التجاء کی یاالٰہی میں تجھے تیری بارگاہ میں محبوب کریم ﷺ کا واسطہ، وسیلہ دے کر معافی اور مغفرت چاہتا ہوں۔ جن کا نام نامی اسمِ گرامی محمد ﷺ ہے یا اللہ مجھے معاف فرمادے بحق محمد ﷺ

﴿درِ منثور، مستدرک، تاریخ ابن عساکر، البدایہ والنہایہ مجمع الزوائد﴾

تو اللہ کریم نے ارشاد فرمایا اے آدم! تو نے محمد ﷺ کو کیسے جان لیا ؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے گزارش کی یاالٰہی جہاں میں نے دیکھا لا الٰہ الا اللہ وہاں پایا محمد رسول اللہ عرش کے پائے پر، عرش کے سینے پر، جنت کے اوراق پر، جنت کے در و دیوار پر، حوروں کی آنکھوں پر تو میں نے سمجھ لیا کہ یقیناً یہ کوئی محبوب ہے جس کے نام کو یاالٰہی تو نے اپنے نام کے ساتھ لگالیا ہے اللہ کریم نے ارشاد فرمایا !

صدقت یا آدم انه لاحب الخلق الخ

اے آدم علیہ السلام تو نے سچ کہا جس کا تو نے وسیلہ دیا ہے وہ تمام مخلوق میں میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اور جب تو نے سوال کیا ہے اس کے وسیلے سے میں نے تجھے معاف کر دیا ہے اور اے آدم علیہ السلام اگر ان کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے وسیلہ بنایا یہ اس زمانے کی بات ہے کہ ابھی نورِ محمدی جامہءِ بشریت میں نہیں آیا تھا۔ سیدنا آدم علیہ السلام نے وسیلہ بنایا سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ خود ہی اپنے قصیدہ نعمانیہ میں اس کی تشریح فرماتے ہیں!

انت الذی لما توسل آدم من زلة الخ

یعنی اے اللہ کے محبوب رسول ﷺ آپ کی شان وہ ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے آپ کی ذات کو اپنی مغفرت کا وسیلہ بنایا۔ حالانکہ وہ آپ کے بظاہر باپ مگر انہوں نے آپ کو وسیلہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف فرمادیا اور ان کی مغفرت کردی

اور اے اللہ کریم کے محبوب رسول ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اوپر جو آتش کدۂ نمرود گل کدہ بن گیا اس کی وجہ آپ کا نور تھا جو پیشانی ابراہیم علیہ السلام میں چمک رہا تھا۔

اگر اسمِ محمد را میاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

دیکھو آگ اس لئے جلائی تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خاکستر کر دیا جائے آج فیصلہ ہوگا ادھر نار کے شعلے اُٹھ رہے ہیں اور ادھر نورِ محمدی ﷺ کو لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام جا رہے ہیں نور و نار کا جھگڑا شروع ہو گیا اور قدرت نے فیصلہ کر دیا کہ ساری دنیا نار بن جائے اسے گلزار کرنے کے لئے ایک نور کافی ہے اور اے اللہ کے محبوب رسول ﷺ حضرت ایوب علیہ السلام پر جب پریشانی آئی تھی تو انہوں نے بھی آپ کے وسیلے سے دعا کی تھی، دوستو یہ کس کے اشعار ہیں یہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اشعار ہیں ان کے اشعار کو محض شعر و شاعری نہ سمجھنا۔ وہ تو احادیث مبارکہ کا شعر و شاعری کے انداز میں ترجمہ کر رہے ہیں۔

اور اللہ کریم کے لاڈلے پیارے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ہمیشہ محبوب کریم ﷺ کا وسیلہ پکڑتے رہے ہیں اور قیامت کے دن بھی وہ آپ کے حمایت کے طلبگار رہیں گے اور آپ کی اُمت کا بھی یہی حال تھا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پہلے جتنی اُمتیں تھیں ان کا دستور یہ تھا ان کا طریقہ یہ تھا کہ دشمنوں پر کامیابی میرے رسول ﷺ کے واسطے سے مانگا کرتی تھیں اور یہ سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ محبوب کریم ﷺ سب سے اچھی اُمت، سب سے اچھے زمانے، سب سے اچھے اصحاب، سب سے اچھے شہر میں مبعوث فرمائے گئے۔ ﴿الکشاف، روح المعانی، مظہری، درمنثور﴾

دوستو! احادیث مبارکہ کے الفاظ یہ بھی بتا رہے ہیں کہ یہودیوں کے مانگنے کا انداز کیا تھا۔ کوئی تو یوں کہتا اے اللہ! ہم کو کامیاب کر دے، ان دشمنوں پر غالب فرما دے، اس نبی ﷺ کے واسطے سے جو آخری زمانے میں مبعوث ہونے

والے ہیں۔اور جن کی یہ یہ صفات ہم تورات میں پا رہے ہیں، تورات میں جن کے یہ یہ کمالات اور اوصاف مذکور ہیں ان کے واسطے سے ہمیں غالب فرما دے اور کوئی یوں کہتا ہے۔ اے اللہ ہم سب تجھ سے نصرت طلب کر رہے ہیں اس نبی اُمی ﷺ کے واسطے سے تو ہمیں ان کافروں پر غالب فرما دے۔

محترم سامعین کرام! انبیاء کرام اور انبیاء کرام کا کلمہ پڑھنے والے سبھی دعائے نصرت کر رہے ہیں میرے اور آپ سب کے رسول ﷺ کے واسطے وسیلے سے ثابت ہو گیا کہ پہلے زمانہ میں محبوبِ کریم ﷺ کو وسیلہ بنایا گیا۔قرآن کریم بھی اس پر شاہد ہے قرآن کریم نے بھی وضاحت فرما دی۔پہلی اُمتیں طلبِ فتح و نصرت محبوبِ کریم ﷺ کے واسطے وسیلے سے کیا کرتی تھیں۔

سامعین محترم! جب میں اس مقام پر پہنچا تو سوچنے لگا اے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چاہنے والو ذرا یہ تو بتاؤ کلمہ تم پڑھتے ہو لا اِلٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ اور وسیلہ بناتے ہو ہمارے غمخوار نبی ﷺ کو۔

اے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چاہنے والو! کلمہ تم پڑھتے ہو لا اِلٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ اور وسیلہ بناتے ہو ہمارے پیارے نبی رحمت ﷺ کو۔

اے ابراہیم علیہ السلام کے چاہنے والو! کلمہ تم پڑھتے ہو لا اِلٰہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ اور وسیلہ بناتے ہو ہمارے نبی محبوبِ کبریا ﷺ کو۔اُمتی یہی کہیں گے ہمیں کیا معلوم ہمارے نبی نے ہمیں یہی بتایا اور سمجھایا ہے اور یہی حکم دیا ہے الغرض اس زمانے میں ہمارے پیارے نبی ﷺ کو وسیلہ بنایا گیا انبیاء کرام نے وسیلہ بنایا، انبیاء کرام کے اُمتیوں نے اپنے نبی کے حکم سے ہمارے رسول ﷺ کو وسیلہ بنایا۔

دوستو! یہ ایک زمانہ آپ نے سمجھ لیا دوسرا زمانہ آیا اب دیکھنا اور سمجھنا یہ ہے کہ اس زمانہ میں ہمارے رسول ﷺ کو وسیلہ بنایا گیا یا کہ نہیں؟

ملاحظہ فرمائیں۔

☆ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں محبوبِ کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک نابینا آیا اور اُس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول

ﷺ آپ میرے لئے دعا فرمائیں۔

دوستو! یہ عرض کرنے والے بھی تو صحابی رسول ہیں۔محبوب کریم ﷺ کے پاس آئے ہیں۔کیا ایمان لانے کے بعد ابھی تک یہ توحید نہیں سمجھے، ارے بینائی کے لئے دعا کرنی ہے تو کعبہ کیا دور ہے ارے دعا مانگنے والے مسجد حرام جا کر دعا مانگو۔اے دعا کرنے والے مقامِ ابراہیم کے پاس جا کر دعا کرو۔صفا و مروہ کی مقدس و محترم چوٹی پر جا کر دعا مانگو۔مقدس مقامات پر جا کر اللہ کریم سے دعا مانگو، مگر نہیں صحابی رسول بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں آرہے ہیں عرض گذار ہوتے ہیں یارسول اللہ ﷺ میرے لئے دعا فرمائیے۔دیکھو صحابی وسیلہ بنا رہے ہیں یا کہ نہیں؟ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کریم نے جس حال میں تمہیں رکھا ہے تمہارے لئے یہی بہتر ہے اگر چاہو تو دعا بھی ہو سکتی ہے اور تم کیا چاہتے ہو؟ عرض کرنے لگے! مجھے راستہ دکھانے والا کوئی نہیں، مسجد تک لے آنے والا کوئی نہیں یارسول اللہ ﷺ آپ میرے لئے دعا فرما دیجئے۔محبوبِ کریم ﷺ لعابِ دہن مبارک لگا دیتے روشنی آجاتی اس کی آنکھوں پر ہاتھ مبارک رکھ دیتے تو روشنی آجاتی محبوبِ کریم ﷺ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی نکلی ہوئی آنکھ کو حلقہءِ چشم میں رکھ کر درست فرما سکتے ہیں تو ان کی آنکھوں کے ساتھ بھی ایسا سلوک کر سکتے تھے، مگر چونکہ وہ دعا کروانے آیا تھا دعا کرنے کا طریقہ اور سلیقہ سمجھا دیا فرمایا وضو کر کے دو رکعت نوافل ادا کرو بعد میں اس طرح دعا کرو

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ

﴿سنن ابن ماجہ، جامع ترمذی، دلائل النبوۃ، مستدرک﴾

دوستو! محبوبِ کریم ﷺ خود تعلیم دے رہے ہیں بتا رہے ہیں سمجھا رہے ہیں کہ اس طرح میرے وسیلے سے دعا مانگنا۔

اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اور متوجہ ہوتا ہوں تیری طرف اس نبی کے صدقے سے سوال کرتا ہوں اس نبی کے وسیلے سے جن کا نامِ پاک محمد ﷺ جو رحمت والے نبی ہیں۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس نابینا شخص نے اسی طرح کیا یعنی وسیلے سے بینائی مانگی اللہ کریم کی قسم! ہم ابھی مجلس سے اُٹھے ہی نہ تھے اور نہ ہی کوئی طویل گفتگو کی کہ وہ شخص صحیح وسلامت آنکھوں کے ساتھ داخل ہوا گویا اس کو کوئی اندھا پن تھا ہی نہیں بے شمار واقعات قرآن وحدیث سے ثابت ہیں۔

﴿تفصیل ہماری دیگر کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں﴾

احبابِ ذی وقار! تیسرا دور محبوبِ کریم ﷺ کے وصالِ باکمال کے بعد کا ملاحظہ فرمائیں حضرت سیدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اپنا خط ابوعبیدہ بن الجراح کے نام یرموک میں بھیجا اور سلامتی کی دعا کی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسجد سے باہر آئے تو خیال آیا کہ مجھ سے خطا ہوئی کہ میں نے روضہ مقدسہ پر جا کر سلام عرض نہیں کیا، اس لئے وہ روضہ شریف پر حاضر ہوئے وہاں حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کی گود میں تھے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گذارش کی کہ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ دونوں نے روضہ شریف پر ہاتھ اُٹھا کر یوں دعا کی۔

یا اللہ! ہم اس نبی مصطفیٰ ورسولِ مجتبیٰ ﷺ جن کے وسیلہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اور خطا معاف ہوئی کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں کہ تو عبداللہ پر اس کا راستہ آسان کر دے اور بعید کو نزدیک کر دے اور اپنے نبی کے اصحاب کی مدد فتح سے کر دے بے شک تو دعا سننے والا ہے اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا! اب جایئے۔ اللہ کریم حضرت عمر وعباس علی وحسن وحسین وازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دعا کو رد نہ کرے گا اس لئے کہ انہوں نے اللہ کریم کی بارگاہ میں اس کے نبی کا وسیلہ پکڑا ہے جو اکرم الخلق ہیں ﷺ

سامعین محترم! میں نے آپ کو مختصراً تین دور سمجھائے، تینوں زمانوں میں محبوبِ کریم ﷺ کو وسیلہ مانا سمجھا اور بنایا گیا، یہ عقائد کس کے ہیں، انبیاء کرام،

صحابہ کرام، تابعین کرام، آئمہ کرام، علماء وصلحاوصوفیاء عظام کے۔ اب اگر وسیلہ بنانا شرک ہو جائے تو سوچئے مشرکوں کی تعداد کتنی ہو جائے گی کوئی نبی، صحابی، تابعی، صوفی ولی شرک کی زد سے بچتا ہے ؟

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

سامعین محترم! قرآن وحدیث سے مختصراً آپ نے وسیلہ کے بارے میں انبیاء، صحابہ، تابعین، آئمہ حدیث اولیاء اور اہلسنّت وجماعت مسلک حق بریلویہ کا عقیدہ سمجھ لیا اب دوسرا رخ یعنی دیوبندی، وہابی عقائد کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔

عقائد باطلہ، وہابیہ، نجدیہ، دیوبندیہ

☆ حضرات! انبیاء واولیاء کو وسیلہ نہ بنائے اور اگر ان کو وسیلہ اور سفارشی سمجھے وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے۔ ﴿نعوذ باللہ﴾

☆ اللہ صاحب گو کہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے پر اور بادشاہوں کی طرح مغرور نہیں کہ کوئی رعایت بتھیر اہی التجاء کرے اس کی طرف مارے غرور کے خیال نہیں کرتے۔ اس لئے رعایتی لوگ امیروں کو مانتے ہیں اور ان کا وسیلہ ڈھونڈتے ہیں تا کہ ان کی خاطر سے التجاء قبول ہووے۔ بلکہ وہ بڑا رحیم وکریم ہے وہاں کسی کی وکالت کی حاجت نہیں جو اس کو یاد رکھے وہ آپ ہی اس کو یاد رکھتا ہے کوئی سفارش کرے یا نہ کرے۔ ﴿تقویۃ الایمان ص ۳۸﴾

☆ یعنی جو لوگ پکارتے ہیں ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی نہ فائدہ پہنچانے کی نہ نقصان کر دینے کی اور یہ جو کہتے ہیں کہ یہ بزرگ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس سو یہ بات اللہ نے تو نہیں بتائی۔ ﴿تقویۃ الایمان ص ٦﴾

☆ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ ﴿تقویۃ الایمان ص ۸﴾ نعوذ باللہ

☆ اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ﴿تقویۃ الایمان ص ٦١﴾

نیز تقویۃ الایمان ص ۱۸ پر ہے جو کوئی کسی کو اپنا حمایتی سمجھے گو کہ یہی جان کر کہ اس کے سبب سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے سو وہ بھی مشرک ہے اور جھوٹا اور ناشکرا پھر اس کے آگے لکھا مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سوان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ پھر اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ اور اس بات میں اولیاء و انبیاء میں اور جن و شیطان میں اور بھوت اور پری میں کچھ فرق نہیں۔ ﴿تقویۃ الایمان ص ۱۹﴾

دوستو! امام الوہابیہ نے کس صفائی کے ساتھ اولیاء اور انبیاء کرام علیہم السلام اور محبوب کریم ﷺ کو جن اور شیطان اور بھوت و پری کے برابر ٹھہرایا ﴿نعوذ باللہ﴾ امام الوہابیہ کے مندرجہ بالا فتاویٰ کا ماحصل یہ ہے کہ محبوب کریم ﷺ کو یارسول اللہ ﷺ کہہ کر نداء کرنا اور آپ ﷺ کو حل مشکلات کے لئے، شفاعت کے لئے عرض کرنا آپ ﷺ کو حمایتی اور شفیع جاننا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ رحمت دو جہاں ﷺ تقرب الٰہی کے لئے وسیلہ ہیں موجب شرک و کفر ہے۔

☆ رسالہ فاران توحید نمبر کے صفحہ نمبر ۲۵ پر ہے ! اب اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کی اس انداز میں تعریف کرتا ہے کہ ساری مخلوقات آپ کے در سے پل رہی ہے۔ آپ کائنات کے مالک و مختار ہیں۔ آپ حاضر و ناظر ہیں۔ آپ ہر اُمتی کے حال پر نگاہ رکھتے ہیں، آپ پریشان حالوں کی فریاد سنتے اور ان کی مشکلوں کو کھولتے ہیں تو وہ آپ ﷺ کو حد سے بڑھاتا ہے پھر صفحہ ۲۶ پر لکھا ہے عیسائی ہندو اور بدھ جتنے اور مشرکین اور کفار زمین کے پردے پر پائے جاتے ہیں ان کا فسادِ عقائد اس باب میں مشترک ہے۔

سامعین محترم! وہابیوں نے کس صفائی کے ساتھ محبوب کریم ﷺ کے ان فضائل کا انکار کیا ہے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں اور پھر کس خوش اسلوبی کے ساتھ صحابہ کرام علیہم الرضوان، مفسرین و محدثین اور علماء کرام اُمت اور مسلمانوں کو عیسائیوں، ہندوؤں اور بدھوؤں بلکہ روئے زمین کے کفار و مشرکین کی صف میں لا کھڑا کیا ہے۔ ﴿نعوذ باللہ من ھفوات الوہابیہ﴾

سامعین محترم! فرقہ نجدیہ وہابیہ کے عقائد جن سے صرف چند نمونے آپ نے سماعت فرمائے، مسلمانوں کے عقائد کے خلاف اور قرآن و حدیث کے مخالف ہیں یا کہ نہیں ؟ یہی عقائد تمام قسم کے وہابیہ منکرین کے ہیں خواہ وہ غیر مقلد وہابی ہو یا نام نہاد حنفی دیوبندی یا کسی اور رنگ و روپ میں غرضیکہ یہ سب کے سب جن کی نظر میں سوائے منکرین وہابیوں، دیوبندیوں کے تمام اُمت کے چھوٹے بڑے مسلمان مشرک ہیں۔

سامعین محترم! خوب سوچ لیجئے آپ کو مرنے کے بعد قبر و حشر میں جواب دہ ہونا ہے اگر آپ نجات چاہتے ہیں، جنت میں جانا چاہتے ہیں تو عقائد اہلسنّت و جماعت مسلک اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنائیں ورنہ ہرگز مخالفت عقائد اہلسنّت و جماعت میں بخشش و نجات نہیں ہوگی۔

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ ﷺ کے جنت رسول اللہ ﷺ کی

میرے مسلمان بھائی دوست عزیز، بزرگ ہمیں کسی سے ذاتی دشمنی نہیں ہے جو ہمارے بزرگوں، اللہ تعالیٰ کے پیاروں نبیوں ولیوں کا دشمن ہے، وہ ہمارا بھی دشمن ہے امام اہلسنّت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

مسئلہ نمبر ۸ وہابیوں کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھانا کیسا ہے ؟ اور جو ان کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھنے کے لئے بھیجیں اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

الجواب : حرام...... حرام...... حرام...... اور جو ایسا کرے بدخواہ اطفال و مبتلائے اثام ﴿گناہ﴾ احکام شریعت

بے دین گستاخوں بے ادبوں، وہابیوں، دیوبندیوں کے پاس تو قرآن مجید بھی پڑھنا منع ہے دیگر تعلیم دین کیا اللہ کے واسطے اپنے آپ کو اپنی اولادوں کو ساتھیوں کو بد دینوں بد مذہبوں کے مدارس و اجتماعات و صحبتوں سے بچاؤ ......بچاؤ...... بچاؤ......ورنہ ہلاکت جان و ایمان ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

دور شو از اختلاطِ یارِ بد   یارِ بد بدتر بود از مارِ بد

برے دوستوں کی صحبت سے دور رہو، برا دوست برے سانپ سے بھی زیادہ برا ہے، کیونکہ سانپ تو کاٹ کر جسم مردہ کر دیتا ہے مگر برا دوست ﴿وہابی، دیوبندی﴾ حملہ کر کے ایمان کو مردہ کر دیتا ہے۔ ایمان کے بغیر جان بے کار ہے۔ معلوم ہوا برا دوست ایمان و جان دونوں ہی کا دشمن ہے۔ اللہ کریم مسلمانوں کو برے دوستوں وہابیوں، دیوبندیوں، گستاخوں، بے ادبوں کے مکر و فریب سے محفوظ و مامون رکھے۔

آمین بجاہِ سیّد المرسلین طٰہٰ و یٰسین ﷺ

طالب

اس جہانِ خواب میں دیدارِ محبوبِ کریم ﷺ

اور

اُس جہانِ حساب میں شفاعتِ محبوبِ کریم ﷺ

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ (وصایا شریف ص ۳ از مولانا حسنین رضا)

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

1. وسیلۂ محبوب ﷺ
2. گریہ محبوب ﷺ
3. عشق خیر الوریٰ ﷺ
4. اطاعت محبوب ﷺ
5. شان غوث اعظم رضی اللہ عنہ
6. راحت دوجہاں ﷺ
7. لفظ ولی کا معنی و مفہوم
8. عقیدت کے پھول
9. آئینہ جمال کبریاء ﷺ
10. بنا کے مصور نے توڑا قلم
11. محبت اور علامات محبت
12. صحابہ رضی اللہ عنہم کے عقائد
13. عشق است امام من
14. راحت دوجہاں ﷺ
15. پیکر حسن و جمال ﷺ
16. نور الھدیٰ ﷺ
17. عجب چیز ہے لذت آشنائی
18. شمس الضحیٰ ﷺ
19. صاحب الجود والکرم ﷺ
20. اسلام میں دل جوئی کا مقام
21. اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
22. کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
23. وسیلتنا فی الدارین ﷺ
24. جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
25. کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
26. وبالوالدین احسانا
27. آنچہ خوباں ہمہ دارند
28. اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
29. اسمائے محبوب ﷺ
30. عطائے محبوب ﷺ
31. تبسم محبوب ﷺ
32. آداب محبوب ﷺ
33. کلام محبوب ﷺ
34. اخلاق محبوب ﷺ
35. یاد محبوب ﷺ
36. محبوب کائنات ﷺ
37. گیسوئے محبوب ﷺ
38. در محبوب ﷺ
39. کمالات محبوب ﷺ
40. حیات محبوب ﷺ
41. صورت محبوب ﷺ
42. سیرت محبوب ﷺ
43. فرمان محبوب ﷺ
44. معجزات محبوب ﷺ
45. بزم محبوب ﷺ
46. محبّ اور محبوب ﷺ
47. عکس حسن محبوب ﷺ
48. تعظیم و توقیر محبوب ﷺ
49. اوصاف محبوب ﷺ
50. ذکر محبوب ﷺ
51. آمد محبوب ﷺ
52. رفعت محبوب ﷺ
53. عشق صدیق رضی اللہ عنہ
54. عشق بلال رضی اللہ عنہ
55. عشق اویس رضی اللہ عنہ
56. عشق جامی رحمۃ اللہ علیہ
57. عشق رومی رحمۃ اللہ علیہ
58. میرا محبوب کتنا حسیں ہے
59. صحابہ کا مقام عشق
60. افتئو منون ببعض الکتاب
61. علم ابن الکتاب عشق ام الکتاب
62. بکھری زلفیں پریشان چہرہ
63. فان امنوا بمثل ما امنتم به